اخبار نور افشان لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۷ | مطبوعہ ۲۱ نومبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک۔ عہ۱ ۸/
" سالانہ معہ محصولڈاک دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر عہ ۱ ۲/
" ایک شخص کے نام، کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

کہتے ہیں کہ خلایق دوست لیپو نے ایک دفعہ ٹالیرنڈ کے آگے اپنی کوشش میں ناکامی و مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں ایک بہتر قسم کی مسیحیت کو رواج دینا چاہتا تھا جو خیر خواہ اور عقیل قسم کا مذہب اور اس زمانہ کی حاجات و ضروریات کے موافق مینے ایجاد کیا ہی مگر میں اسکو جاری کرنے میں کامیاب نہوا آپ مجھے صلاح دیں کہ کیا کرنا مناسب ہی۔ ٹالیرنڈ نے غمخواری و اخلاق سے اسکو جواب دیا کہ بیشک کسی نئے مذہب کو جاری کرنا بڑا مشکل کام ہی میرے خیال میں نہیں آتا کہ تمہیں کیا صلاح دوں مگر ایک تجویز لائق امتحان یہہ ہی کہ تم خود مصلوب ہو اور تیسرے روز جی اُٹھو۔ یہہ لطیف بیان ایک بھاری دو دھاری صداقت اپنے میں رکھتا ہی اسمیں محض انسانی ایجاد کردہ مذاہب کے نقص و ناکامی کا اظہار ہی اور وے مذاہب اسی لئے اکثر ناکامیاب رہتے ہیں کہ انمیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کی مانند معجزات کی الہی اسناد نہیں ہیں اور نہ اُنمیں وہ روحانی طاقت ہی جو ایسی فوق الخلقت حقیقت میں پائی جاتی ہی۔ پھر یہہ بیان مسیحیت کی کامیابی کے اظہار پر بھی مشتمل ہی جو ہمارے خداوند کے جی اُٹھنے کی قدرت پر منحصر ہی۔ بعض لوگ اپنے مسیحی ہونیکا دعوی کرتے تاہم کہتے ہیں کہ مسیحیت کی صداقت مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت پر چنداں منحصر نہیں ہی لیکن اشٹراوس بحالت اپنی معمولی عمدگی مخالفت کے بخوبی سمجھتا اور کہتا ہی کہ "مسیح کا جی اُٹھنا مرکز کا مرکز اور مسیحیت کا حقیقی دل و جان ہی کہ اُسکی سچائی اس ہی حقیقت کے ساتھ قائم رہتی یا گر پڑتی ہی"+

عہد جدید سے صاف ظاہر ہی کہ رسولوں نے مسیح کے جی اُٹھنے کو نہایت بڑی قدر و ضرورت کی بات سمجھا اُنکی سمجھ میں مسیح کی الہی رسالت اور کفارہ آمیز کام کی نسبت یہہ ایک سب سے بڑھکر دلیل تھی۔ اگر وہ جی نہ اُٹھا تو اُسکی رسالت ایک دھوکھا اور اُسکی تعلیم ایک مغالطہ تھی اور اُسکی موت اگر ایک فریبی کی نہیں تو سادہ لوح فریب خوردہ شخص کی موت تھی۔ لیکن اگر وہ جی اُٹھا تو بیشک وہ خدا سے ٹھہرایا ہوا مسیحا اور اُسکی تعلیم خدا کی ابدی صداقت اور اُسکی موت جہان کے گناہوں کے لئے ایک کفارہ تھی +

نور افشان ۲۴۔ اکٹوبر میں جو ایک مضمون بصیغہ مراسلات فتح مسیح صاحب کا بعنوان ہندو بھائیوں کا وہم درج ہوا تھا اسپر صاحب اخبار الاخبار دہلی اپنے پرچہ ۸ نومبر میں "بعض عیسائیوں کا اندازہ" ہیڈنگ قائم کرکے بکمال طیش و غضب جب کچھ نہ بن پڑا تو الزامی جواب لکھکر ہی اپنے دل کا بخار نکالتے اور ہندؤں کے ساتھ یہودیوں اور عیسائیوں کو جنرلی حکم سے مشرک ٹھہراتے ہیں آپ شائد غصہ میں قرآن کا وہ حکم بھی بھول گئے جہاں اہل کتاب سے مجاولہ کرنیکے بارہ میں لکھا ہی کہ لاتجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھئے احسن مگر پھر آپ فرماتے ہیں کہ اسیواسطے خدا نے فرمایا ہی کہ بروز حشر حضرت عیسی سے دریافت کرینگے کہ ای عیسی کیا تو نے کہدیا تھا کہ مجھکو خدا کا فرزند جانو حضرت عیسی عرض کرینگے کہ پروردگار تیری ذات عالم اور دانا ہی مینے ہرگز نہیں کہا، کہ مجھکو فرزند خدا جانو بلکہ میں اُسکا ایک بندہ ناچیز ہوں یہہ غالبًا اُس قرآنی آیت کا حوالہ ہی جسمیں لکھا کہ "ای

عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہا ہو کہ مجھکو اور میری ماں کو دو معبود خدا کے سوا قبول کرو" دیکھئے آپ نے قرآنی آیت میں کیسی تحریف کر کے اُسکو اپنے مطلب کے موافق بنا لیا ہو۔ یا کہ آپ نے مُصنف قرآن کی غلط بیانی کو چھُپانے کے لئے مجبور ہو کر ایسا کیا ہو کیونکہ آپ کے نبی صاحب نے مسیحیوں کی معتقدہ تثلیث پاک کے سمجھنے میں بڑا دھوکہ کھایا ہو۔ جب اُسکا بیان ایسے غلط طور پر کیا کہ گو یا مسیحی باپ بیٹا اور ماں والی تثلیث کو مانتے ہیں تو بہ تو بہ آپ انجیل مقدس کو پڑھئے اور تب معلوم ہوگا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا کیونکر ہو مسیحیوں کے نزدیک قرآن کی گواہی مسیح کے حق میں کہ "وہ کون ہو" قابل قبولیت نہیں ہو آپ نے اُس قرآنی حوالہ کو تحریف کر کے بھی بیفائدہ پیش کیا ہم آپکے اِس فرمانے کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ "کوئی عیسائی جنتی نہیں ہو سکتا" کیونکہ ہمیں یقین ہو کہ آپ دارو غہ جنّت نہیں ہیں اور اُسکی کنجی آپ کے ازار بند میں نہیں بندھی ہو۔ عزیر کو بھی یہودیوں نے خدا کا بیٹا کبھی نہیں کہا حضرت نے اِسمیں خود دھوکہ کھایا اور آپ لوگوں کو بھی اُسمیں مبتلا کیا پُرانے عہد نامہ میں کوئی ایسا ذکر نہیں ہو اور کہیں ہو تو وہ مستند نہیں گنتے بیشک مسیحیوں میں رسم اصطباغ پانی کے ذریعہ ادا کیجاتی ہو لیکن اُنکا یہہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ اِس پانی سے ہاتھ یا پانؤں مُنہہ وغیرہ کے گناہ دُہل جاتے ہیں جیسا کہ آپکا ہو۔ لیکن صرف مسیح کا بیش قیمت خون گناہوں کو دھوتا ہو جسکے آپ لوگ منکر ہیں آپ کی مذہبی رسومات گُشست و شو میں اور مسیحی اصطباغ میں زمین و آسمان کا فرق ہو۔ کاش آپ کلام الٰہی سے ان باتوں کو دریافت کرتے تو جانتے کہ مریض معاصی کا شفا بخشندہ وہی مسیحا ہو اور ہمارے ساتھ ہم آہنگ ہو کر کہتے سے۔

ہو روح کی غذا تیری حمد و ثنا کی بات
بیمار کو ہو ذکر مسیحا شفا کی بات

آریہ گزٹ فیروزپور ۸ نومبر رقم طراز ہیں کہ مہا منڈل اور دھرم سبھاؤں کا سارا اُدیوگ صرف آریہ سماجوں کو نقصان پہنچانے کا ہوا اور کسیطرف کچھ ہانی یا نقصان کیوں نہو وہاں اُنکی دشٹی نہیں پُہنچتی۔ تھوڑے دن ہوئے کہ اُنکا ایک پنڈت بندرابن کا رہنیوالا بھاگوت وغیرہ پوران پڑھا ہوا عیسائی ہو گیا اور اُنہوں نے مطلق خبر نہ لی یے لوگ اپنے بھائیوں کے عیسائی ہو جانے میں اپنا فائدہ اور آریہ ہونے میں نقصان سمجھتے ہیں۔ اب عیسائی ہو کر وہ خوب اُنکے دھرم کا منڈن اور کھنڈن کریگا اگر یہہ ہی حال رہا تو یہہ مہا منڈل کا جھنڈا جسکو منشی دین دیال جا بجا اُٹھائے پھرتے ہیں تھوڑے دنوں میں سرنگوں دکھلائی دیگا یہہ پیٹ پالے نام کے پنڈت رہا سہا عیسائی ہو کر دھرم کا لوپ کرینگے افسوس کہ آریہ سماج متھرا کو ٹھیک وقت پر خبر نہیں ہوئی ورنہ ایسا ہرگز ظہور میں نہ آتا فقط اِس عبارت سے آریوں کی ہندؤں سے ہمدردی اور مسیحی دین سے مخالفت صاف مترشح ہو ہمارا اکثر آریہ فرقہ کے برپا ہونیکی نسبت یہی خیال رہا ہو کہ ان لوگوں نے جب دیکھا کہ بت پرستی کی قلعی اِس روشنی کے زمانہ میں کھل گئی اور انجیلی تاثیر روز بروز بُت پرستوں کو حق پرستی کیطرف کھینچتی ہو تو یہہ ایک نیا فرقہ کھڑا کیا کہ لوگوں کو اِس صورت سے ہی مسیحی دین قبول کرنیسے باز رکھیں لیکن یہہ کوشش رائگاں ہو کیونکہ جو ہتیار خدا کے برخلاف ہو کارآمد نہوگا +

ہمارے معزز مسیحی بھائی پنڈت کھڑک سنگھ صاحب نے ماہ گذشتہ و حال میں بمقام لاہور متفرق مضامین و بیانات مفید مذہبی پر برابر روز مرّہ لکچر دیئے ہر ایک لکچر کا پہلے نوٹس خاص و عام کو دیا جاتا تھا اور سامعین بکثرت حاضر ہو کر مستفید ہوتے رہے جو لکچر ویدوں کے بیان میں تھے نہایت مفید و مدلل طور پر تھے اب برادر موصوف الہ آباد کو تشریف لیگئے ہیں جہاں اپنے عمدہ لکچروں سے سامعین مشتاقین کو فائدہ اور مسرت بخشینگے خداوند اُنکے کام پر برکت بخشے +

پل تواریخ

ہم چودھویں صدی کا کیا نام رکھیں؟ اُس کو جان وکلف کی محراب کہنا مناسب ہو۔ ہم اُسکو انگریزی لوتھر کہہ سکتے ہیں جو عین وقت پر پیدا ہوا۔ قریب سو برس قبل اِسکے کہ لوتھر نے جرمن لوگوں کو تعلیم دی اور جان ہس نے بوہیمیہ اور موریویہ کے باشندوں کو سکھلایا جان وکلف انگلستان میں ایک صحیح مسیحیت کی تعلیم دیتا تھا اور دلیرانہ پوپی تعلیم کے خلاف منادی کرتا اور پوپ کو مخالف مسیح کہتا تھا۔ وکلف کے وقت میں دو ہم رقیب پوپ تھے اور دونوں بے خطا ہونیکا دعوی کرتے اور ایک دوسرے کو ملامت اور بددُعا کرتے تھے لیکن وکلف دونوں کو مخالفان مسیح کہتا تھا۔ وکلف کے پیرو لالرڈس یعنی گویّا کہلاتے تھے یہہ لفظ ایک جرمن مصدر لالن سے جسکے معنے گانا ہو مشتق ہو۔ اِن گویّوں میں اکثر بُنّے والے تھے اور چونکہ اُنکا پیشہ زمانۂ حال کی مانند ایک غریب پیشہ تھا لالرڈس لوگ صبحوں کا گیت اپنی منساج پر گاتے تھے کیونکہ تخلیہ کی عبادت کے لئے اُنکو فرصت کم ملتی تھی اِن غریب لالرڈس لوگوں کے زمانہ کے بعد بہت سے مسیحیوں نے اُنکے بنائے ہوئے حمد الٰہی کے گیت گانے سے بڑی تسلی اور خوشی حاصل کی۔ شریف وکلف نے اہل انگلستان کے لئے وہی خدمت بجا لانیکی کوشش کی جو بعدہٗ لوتھر اہل جرمنی کے لئے بجا لایا۔ اُسنے بیبل کا ترجمہ لوگوں کے لئے عام محاورہ میں کیا اور جو کچھ اُسنے اور ٹنڈیل شہید نے اُس سے بھی بہتر ترجمہ کرنے میں کوشش کی اہل انگلستان اُس سے اب فائدہ اُٹھاتے ہیں رومن کاتھولک پادریوں کا دستور تھا کہ وعظ کرتے وقت لاٹن بیبل اپنے سامنے

رکھتے تھے کہتے ہیں کہ اکثر اُنمیں ایسے تھے جو بیبل کو بخوبی پڑھ بھی نہیں سکتے تھے لیکن کچھ پرواہ نہیں بیبل سامنے ضرور رکھی ہو-اسمیں شک نہیں کہ اُنمیں اکثر ایسے پادری بھی تھے جو بیبل کو آسمانی راہ کا عمدہ نقشہ بتلاتے تھے کہ اگر خدا اس بیش قیمت نقشہ کو انسان کی ہدایت کے لئے نہ بھیجتا تو کوئی اُس آسمانی راہ کو معلوم نہ کرسکتا لیکن مقام غور ہی کہ اگر کوئی دُنیوی شخص آسمانی راہ کی تلاش کا شائق ہو کر پادریصاحب سے پوچھتا کہ فادر مہربانی کرکے ذرا اس نقشہ کو مجھے عنایت کریں تاکہ میں اپنے ہاتھ میں لیکر خود اس راہ کو دریافت کروں تو ہولی فادر جھٹ پٹ کتاب کو بند کر اپنے پیچھے رکھ دیتے اور جواب دیتے کہ ہرگز نہیں نقشہ کو دیکھنا تمہارا کام نہیں ہی۔ متلاشی- ہولی فادر شاید آپ بتلانے میں کچھ غلطی کریں- فادر میں تمہاری گستاخی پر تعجب کرتا ہوں کہ تم ایسا خیال کرنے کی جرأت کرتے کیا تم نہیں جانتے کہ پریسٹ لوگ مخیطا ہوتے ہیں- متلاشی- ہولی فادر کے غصہ سے ڈر کر- ہولی فادر مجھے معاف کیجئے میں تو صرف خیال کرتا تھا- ہولی فادر- چلے جاؤ تمکو ایسا خیال کرنے سے کچھ علاقہ نہیں تمہارے لئے خیال کرنا میرا کام ہی اور جو کچھ میں حکم دوں اُسکو بجالانا تمہارا کام ہی + ح-ع-س باقی آئندہ

مُراسلات

جناب اڈیٹر صاحب-

رسالہ مبشر انجیل کے صیغہ مراسلات میں لفظ "محمدیم" کی نسبت ایک محمدی عالم کے وہم کا ازالہ جناب پادری ٹامس ہاول صاحب نے خوب کیا ہی- اس محمدی عالم کے دعوے کا ماحصل یہہ ہی کہ کتاب غزل الغزلات ۵:۱۶ میں بزبان عبرانی جو لفظ "محمدیم" واقع ہی وہ محمد صاحب نبی عرب کا نام ہی جو بطور بشارت محمد صاحب کے لئے کتب سابقہ میں آیا ہی +

واہ سبحان اللہ محمد صاحب کی بشارت کے ثبوت کے لئے کیا عجیب وغریب استدلال ہی- یہہ استدلال ایسا ہی جیسا کہ کبیر صاحب کا کوئی شاگرد اپنے گرو کبیر صاحب کی اُلوہیت اور بشارت قرآن سے اِس طور ثابت کرے +

ا- قرآن سورۂ رعد (۱۳) آیت ۱۰- عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال- ترجمہ- اللہ صاحب ظاہر اور باطن کا جاننے والا کبیر بزرگ ہی- اب اگر اِس محمدی عالم کا استدلال جہت بشارت محمد صاحب بائبل کے لفظ "محمدیم" سے درست ہو تو کبیر کے مُرید کا استدلال قرآن کے آیۂ مذکورہ سے اپنے گروجی کے لئے بطریق اولی درست ہوگا کیونکہ بعینہ لفظ کبیر موجود ہی +

ب- قرآن سورۂ حج (۲۲) آیۃ ۶۱- ذالک بان اللہ ھو الحق وان مایدعون من دونہ ھو الباطل وان اللہ ھو العلی الکبیر- ترجمہ- پھر بسبب اسکے کہ اللہ صاحب وہی سچا ہی اور ماسوا اُسکے جسے وے پکارتے ہیں وہ باطل ہی اور تحقیق اللہ وہی بڑا کبیر ہی +

اگر کوئی محمدی کہے کہ کتاب مقدس میں بحج حمد سے مشتقات محمدیم وغیرہ محمد صاحب کا بشارتی نام ہی تو کیا کوئی کبیر پنتھی یہہ نہیں کہہ سکتا ہی کہ بائبل اور قرآن میں مادہ کبر سے جہاں جہاں لفظ کبیر آیا ہی وہ ہمارے گروجی کا بشارتی نام ہی؟

بائبل میں لفظ کبیر ایوب ۱۵-۱۰- اور اسموئیل ۱۹-۱۳ و ۱۶ میں آیا ہی +

ج- قرآن سورۂ لقمان (۳۱) آیۃ ۲۹- (یہہ آیت بعینہ سورۂ حج والی آیت کی مانند ہی صرف اتنا فرق ہی کہ ہو الباطل کی جگہہ الباطل ہی) +

د- قرآن سورۂ سبا (۳۴) آیۃ ۲۲ وھو العلی الکبیر- ترجمہ- اور وہ (خدا) بڑا کبیر ہی +

کتاب مقدس میں محمد نہیں بلکہ محمدیم ہی لیکن یہاں قرآن میں تو کبیرن (بصیغہ جمع) بھی نہیں بلکہ بجنسہ کبیر ہی موجود ہی +

ہ- قرآن سورۂ مومن (۴۰) آیت ۱۲- فالحکم للہ العلی الکبیر- یعنی حکم اللہ صاحب بڑے کبیر کا ہی +

اب کیا یہہ بھی کچھ سمجھ ہی کہ کبیر جو لفظ جلالۃ کیواسطے بطور صفت کے قرآن میں جابجا واقعہ ہی اُس سے کبیر صاحب کا بشارتی نام مراد ہو اور کیا یہہ بھی کچھ اجتہادیا علمیت ہی کہ عبرانی مادہ حمد کی مشتقات مثل محمدیم- محمدہا- محمد ہم وغیرہ وغیرہ بمعنی مرغوب چیزیں- نفیس چیزیں- دلپذیر چیزیں- جہاں جہاں کتاب مقدس میں ہوں وہ محمد صاحب کا بشارتی نام ہو +

اگر ربط کلامی اور سیاق عبارت اور الفاظ کے معنوں سے کچھ سروکار نرکھو اور صرف کسی لفظ سے جہاں کہیں ملے بشارت اور پیشینگوئی ثابت کرو تو اسطور سے کتاب مقدس میں صرف یہہ نہیں کہ محمد کا نام محمدیم سے نکلتا ہی بلکہ اُنکے والدین اور خلفاء کے نام اور مکہ و مدینہ وغیرہ بحمد اللہ سب بائبل سے ثابت ہو سکتے ہیں- کیونکہ یرمیاہ ۲۶-۲۶ میں عبداللہ نام آیا ہی تو وہ اس قاعدہ سے محمد صاحب کے والد ماجد کا نام ہوگا- اور پیدایش ۱۲-۸ میں جو بیت اللہ مذکور ہی تو یہہ اُنکا خانہ کعبہ ہوگا- دانی ایل ۳-۲ و ۳ میں لفظ مدینہ موجود ہی تو وہ محمد کے مدفن مدینہ منورہ کا نام اگلی کتابوں میں بطور بشارت لکھا گیا ہوگا- اور جہاں جہاں کتاب مقدس میں مخارج بکر- عمر- علو سے جو جو مشتقات آئے ہوں اُنسے خلفاء ابوبکر عمر علی مراد ہونگے +

راقم (مولوی) عبداللہ بن حبیب القرشی احمدآباد

نمبر ۲ شاہی دعوت اب آؤ

سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۴۶

سب کچھ ابھی تیار ہی- ابھی آؤ دیر نہ کرو

ابھی آؤ یہہ خداوند کی دعوت اور فرمان ہے +

سستی کرنا نافرمانی ہے اگر ہم اپنے لڑکے کو کہیں کہ میرے پاس آؤ اور وہ فوراً ہمارا کہنا نہ مانے بلکہ دیر اور سستی کرتا رہے تو ہم اُسکو نافرمان بردار لڑکا سمجھتے ہیں اسیطرح خداوند بھی ہمکو نافرمان بندہ جانتا ہے اگر اُسکی دعوت ہم فوراً قبول نہ کریں لفظ ابھی - سے جو دعوت میں ہے کل نہیں مراد ہے نہ دو گھڑی بعد ہے بلکہ ابھی ہے یہہ ہی لحہ یا ساعت جو تمہارے ہاتھ میں ہے - آج اگر تم اُسکی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو +

ماسوائے اسکے فوراً نہ آنے سے خطرہ ہے شاید آج ہی رات خدا تمہیں اپنے پاس حساب کے لئے بلاوے اسکا سمن شائد آج ہی تمہارے پاس آوے سو آج ہی اسیوقت مسیح کے بیش قیمت لہو سے اُسکے ساتھ میل کرو - کل کی بابت گھمنڈ مت کر کیونکہ تو نہیں جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا - شائد کل تمہارا دل زیادہ سخت ہو جاوے اور رنجیدہ روح جو اب تمکو خداوند کیطرف اوبھار رہی ہے اپنی مُنہ تمہارے دل سے اُٹھا لیوے تب تمہارا کیا حال ہوگا وہ توجہ جو اب موجود ہے وہ بھی دور ہو جاویگی تب سخت اور سُن ہوکے زندگی کی نہر میں بہتے چلے جاؤگے اور آخر کو سمندر میں پہنچکر ہلاک ہوگے +

ابھی خداوند کے پاس چلے آؤ اگر دیر کرو شائد بیمار ہو جاؤگے تندرستی دور ہو جاویگی تکلیف اور بےچینی تم پر غالب ہوگی تمکو توبہ کے لئے فرصت نہ رہیگی تب آنا مشکل ہوگا روح کی بہتری کا فکر اُسوقت ہو نہیں سکیگا سو ابھی یعنی جبتک طاقت اور تندرستی قائم ہے اور تمہارے سارے ہوش و حواس کام دے رہے ہیں تب خداوند کے پاس آؤ وہ فرماتا ہے - اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوویں پر برف کی مانند سفید ہو جائینگے اور ہرچند وے ارغوانی ہوویں پر اُون کی طرح اُجلے ہونگے +

یہہ شاہی دعوت نہ صرف خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح کیطرف سے ہے بلکہ روح القدس کی طرف سے بھی روح کہتی ہے آ - کیا تمنے کبھی خیال کیا ہے کہ خدا کی پاک روح تمکو پیار کرتی ہے اور کہتی ہے آ - اگر تم بےپرواہ رہو تو وہ رنجیدہ ہوگی اور تمکو چھوڑکر چلی جائیگی روح کی امداد تمہارے لئے نہایت ضرور ہے کیونکہ بغیر اُسکی مدد کے تم اندرونی پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتے اور بجز اندرونی پاکیزگی کے خداوند کو نہیں دیکھ سکتے +

ہر ایک دفعہ جو بائبل میں لفظ آ پڑھتے ہو بیشک جانو کہ یہہ روح کیطرف سے دعوت ہے کیونکہ کُل بائبل روح کے الہام سے دیا گیا ہے اور بائبل میں خدا کے مقدس لوگ روح القدس کے بولائے بولتے ہیں ہر مرتبہ جب تمہارے دل میں کچھ شوق اس دعوت کیطرف پیدا ہوتا ہے بیشک جانو کہ وہ روح القدس کیطرف سے پیدا ہوتا ہے ہر مرتبہ جب تم خداوند کے محبت آمیز کلام کو یاد کرتے ہو اور اُسپر عمل کرنیکے لئے متوجہ ہوتے ہو تب بیشک جانو کہ یہہ روح القدس کیطرف سے ہے خود خداوند نے فرمایا ہے - کہ روح القدس تمہیں سب چیزیں سکھلاویگی اور سب باتیں جو کچھ کہ مینے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد دلاویگی - روح القدس ساری نیکی کا چشمہ ہے سو ہر ایک نیک خواہش یا ارادہ جو تمہارے دل میں اُٹھتا ہے خواہ تم جاگتے ہو خواہ سوتے ہو یقیناً وہ روح القدس کیطرف سے ہے +

جب خداوند کا کوئی خادم تمکو مسیح کیطرف بلاتا ہے یا جب کوئی تمہارا پیارا دوست تمکو ایمان لانے کو کہتا ہے تب وہ روح اور دلہن کیطرف سے کہتا ہے مسیحی کلیسیا دلہن ہے اور مقررہ وسیلہ ہے جسکی معرفت خداوند کی دعوت نکلتی ہے +

کیوں تمہارا دل کبھی کبھی بائبل کیطرف متوجہ ہوتا ہے اور تم نجات کے لئے فکرمند ہوتے ہو یہہ روح القدس کی تاثیر کے سبب سے ہے اگر تم خداوند کی آواز سنو اور اُسکی طرف رجوع ہو تو وہ آواز تمہارے دلوں کو زیادہ کھینچے گی اور تم اُسکی طرف متوجہ ہوکر اُسکے پیچھے پیچھے جاؤگے روح القدس تمکو چلنے کے لئے طاقت دیگی تم پر خداوند کی حاجت زیادہ ظاہر کریگی تم پر خداوند کی خوبیاں آشکارا کریگی تاکہ تم زیادہ رجوع لاؤ تم بالکل لاچار ہو مسیح کی آواز سن نہیں سکتے ہو اُسپر عمل بھی نہیں کر سکتے ہو جبتک خداوند کی پاک روح تمکو طاقت نہ بخشے سو اپنے آپکو اُسکے ہاتھ میں سپرد کرو خدا سے دعا کرو کہ وہ تم کو روح القدس کا انعام بخش دیوے مسیح کا فرمان ہے مانگو اور تمکو دیا جاویگا ہر ایک جو مانگتا ہے پاتا ہے - سو اگر تم خدا کی روح سے محروم ہو تو تمہارا قصور ہے تم مانگتے نہیں اسواسطے نہیں پاتے ہو سو مانگو روح القدس کے لئے دعا کرو اور خدا تمکو بخشیگا +

نیک خیالوں کو یا خواہشوں کو دبا دینا بڑا گناہ ہے کیونکہ یہہ خیال تمہارے دل کی ذاتی پیدائش نہیں ہے یہہ روح القدس کی آواز ہے جو تمکو کہتی ہے آ - اگر تم اس آواز سے بےپرواہ رہو تو یہہ ہمیشہ سنائی نہیں دیگی خداوند نے کہا ہے کہ میری روح انسان کے ساتھ اُسکی گمراہی میں ہمیشہ مزاحمت نہ کریگی - یقین جانو کہ خدا کا کلام سچ ہے اُسکی روح ہمیشہ مزاحمت نہیں کریگی لیکن اب وہ مزاحمت کرتی ہے اور کہتی ہے کہ آجکے دن اگر تم اُسکی آواز سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو اسکا کہنا مان لو اپنے آپ کو اُسکے سپرد کرو +

راقم (پادری) کے سی چٹرجی -

کرسچن ینگ مین ایسوسی ایشن

بٹالہ

حمد اُس شہنشاہ عالم کی جسنے سارا جہان پردۂ نیستی سے عیان کیا اور اپنی محبت و شفقت کے سبب

انسان کو کل ذی حیات پر اشرف المخلوقات کیا۔ جب دامنِ جہان غُبارِ گناہ سے آلودہ ہوا تو اُسنے ایک نجات دہندہ و گناہ بخشندہ یعنی اپنا ابن وحید عنایت کیا تاکہ اُسکا عدل و رحم برقرار و پائیدار رہے۔ ہم سب گنہگاروں اور خطاکاروں کے بدلے اُس حبیب نے صلیب کا دُکھ اُٹھا کر اپنی جان قربان کی۔ تاکہ سب لوگوں کو شیطان دشمن انسان کی غلامی سے چھوڑا دے وہ موت پر غالب آکر تیسرے دن زمین کے بطن سے نکل آیا۔ اور چالیس روز تک شاگردوں اور بعض اور لوگوں کو نظر آیا۔ بعدازاں آسمان پر خدا کے دہنے سرفراز و ممتاز ہوا اُسکے کفارہ پر ایمان و یقین نجات مؤمنین ہی۔ اُسی نے ہمکو فرمایا کہ "تم تمام دنیا میں جاکر منادی کرو"۔ اور یہہ کہ "میں زمانے کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں"۔ بیشک وہ ہمارے ساتھ ہی۔ اور اُسی نے اپنے فضل و کرم سے اِس ایسوسی ایشن کو تا حال برقرار و پائیدار رکھا ہی۔ جسکا ہم مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں +

تخمیناً ۱۲ برس کا عرصہ ہوا۔ کہ مسٹر ہال ہیجر صاحب نے ایک ینگ مین کرسچن ایسوسی ایشن امرتسر میں قائم کی جسمیں مسیحی جوانوں کو وعظ کرنے اور دُعا مانگنے کا ایک خاص موقعہ ملتا تھا۔ اسی ایسوسی ایشن کے ممبر ڈاکٹر ہنری کلارک صاحب نے دیسی نوجوانوں مسیحیوں کی سہولیت اور فائدہ کیواسطے شہر میں اسی ایسوسی ایشن کی ایک شاخ قائم کردی۔ اور چونکہ بدھ کے روز گرجا میں لوگ کم آیا کرتے تھے اسلئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے ایسوسی ایشن کا جلسہ بدھ ہی کو مقرر کردیا۔ جسمیں کلام الٰہی کے چند حصہ پڑھنے کے بعد کوئی بزرگ نصیحت کرتے تھے۔ اور بعد دُعا کے جلسہ ختم ہوا کرتا تھا۔ جب اپریل ۱۸۹۸ء میں بورڈنگ اسکول بٹالہ قائم ہوا۔ تو جو ممبر ایسوسی ایشن کے بورڈنگ میں تعلیم پانے آئے۔ اُنہوں نے اسی ایسوسی ایشن کی ایک شاخ یہاں قائم کردی۔ جسمیں بڑے بڑے لڑکے باری باری کلام اللہ سے چند آیتیں پڑھکر نصیحت کرتے اور لڑکوں کو دینداری اور محبت میں ترقی کرنے کی ترغیب دیتے تھے اسکے بعد ایسوسی ایشن کا کام بخوبی چلتا رہا۔ یہانتک کہ جولائی ۱۸۹۸ء میں اسکی جانب سے ایک سکول قائم کیا گیا۔ اگرچہ سکول ایک جگہہ سے دوسری جگہہ کو تبدیل بھی ہوا۔ مگر خدا باپ کی مہربانی سے تا حال جاری ہی۔ کئی نوجوان اسی سکول میں سے مسیحی بھی ہوئے اسکے ممبر ہفتہ وار گاؤں میں منادی کرنے کو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اُنکے ذریعہ سے چند اشخاص قرب و جوار کے گاؤں میں سے حیات ابدی کے وارث ہو چکے ہیں خداوند اُنکے کام میں برکت بخشے آمین +

راقم خاکسار قاضی خیراللہ از بٹالہ

مسیحی نوجوان

آج کل آفتاب تہذیب و ترقی علوم سمت الراس پر چمک رہا ہی۔ ہر قسم کے فنون عجیب و غریب صنعتوں سے ہر طالب و متلاشی فائدہ یاب ہو رہا ہی۔ علوم مغربی کے جواہرات بے بہا سے ہر کس و ناکس زیب و زینت پا رہا ہی۔ تمام اقوام اس بحر ناپیداکنار میں اپنی قسمت آزمائی میں مصروف گوہر مقصود کے حصول میں مشغوف۔ اِس چہار روزہ زندگی کے لوازمات و ضروریات کی اسقدر غور و فکر ہو رہی ہی کہ اُس سے بڑھکر خیال کرنا محال ہی۔ کوئی حصول معاش کے لئے وجہ معاش ڈھونڈ رہا ہی۔ کوئی اپنی جوہر طبیعت و گوہر قابلیت کی آب و تاب چمکانے لگ رہا ہی۔ کسیکو سبقت لیجانے کے لئے مناظرات کی دھن لگ رہی ہی کسیکو تصانیف میں طبع آزمائی کی فکر لگ رہی ہی۔ غرض اندنوں قیل و قال سے تو دنیوی گفتگو سے تو خودغرضی سے تو اس جہان کے مخصوصوں میں ایسے بے ڈھب اُلجھے پڑے ہیں کہ اُنکا سُلجھنا امر دشوار ہی لیکن ہر ایک قاعدہ و قانون مستثنیات سے خالی نہیں اس مجمع کثیر میں ایک چھوٹا سا جھنڈ نظر آئیگا جسنے دنیاوی تفکرات و تعلقات قطع کرکے روحانی حیات ابدی کی تحصیل کے لئے ابلیس پلید کے مقابلہ میں روحانی ہتھیاروں سے اپنے تئیں مسلح کیا ہی۔ ہر وقت اُسکے روکنے کو مستعد ڈٹا کھڑا ہی۔ اور اِس بارہ میں بھی جدل و جان ساعی ہی۔ کہ اوروں کو تاریکی کے سمندر سے نکالکر نجات و حیات ابدی کے کنارے لا پہنچاوے۔ چنانچہ اکثر بزرگواروں نے گرداب ہلاکت کے غرق شدوں کو مطلع کرچکے ہیں کہ اس دریائے ژرف میں ایک ایسی مضبوط رسّی ہی جسکو پکڑکر باہر آسکتے ہیں۔ اکثر کتب تحریر فرمائے ہیں۔ لیکن اِس انبوہ کثیر کے مقابلہ میں وہ بالکل قلیل التعداد ہیں اس لئے نوجوانان انگریزی خوان و فارسی دان کی خدمت میں التماس ہی کہ جسقدر آں اصحاب مطالعہ کتب انگریزی و فارسی و عربی وغیرہ سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اسیقدر بلکہ اُس سے بھی زیادہ بذریعہ ترجمہ کتب مذہبی کم تعلیم یافتگان کو مستفید اور غیراقوام کو مژدہ جانبخش سے مستفیض فرماویں۔ اکثر احباب ناظرین اخبار کرسچن ینگ مین ایسوسی ایشن بٹالہ کے نام سے واقف ہیں اور اُسکے جوش و سرگرمی کے نتیجے سے آگاہ۔ کہ بعض دیہات متصلہ سے چند اشخاص اُسکے طفیل سے آب حیات پی چکے ہیں۔ اُسکی سرگرمی نے ادھر بھی سر آنکالا۔ کہ دیگر زبانوں سے ترجمہ کا کام شروع کردیا۔ چنانچہ حال میں اُسکے ایک چیف ممبر نے زبان عربی سے ایک کتاب موسوم بہ القاب مسیح ترجمہ کی جسکے مطالعہ سے بہت صاحب مسرور و محظوظ ہونگے۔ یہہ آغاز کار ہی۔ دُعا ہی کہ کردگار اِس کارخیر میں مددگار ہو دیگر ینگ کرسچنز کی توجہ اسطرف پھیرے کیونکہ فصل بہت ہی اور مزدور تھوڑے +

کم سے کم اتنا تو ضروری ہی کہ کتب ہائے مختلف سے تھوڑا اقتباس کرکے بذریعہ اخبار نورافشاں گاہے گاہے

شائع فرماتے رہیں کہ جو اعلیٰ تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔ اُنکے اپنے معلومات بڑھاویں اور دیگر اقوام جہالت اور اندھیرے کے پردے سے نکلکر آفتاب صداقت کی روشنی میں آویں اُس برّے کے خون سے اپنے گناہ کے داغوں کو دھوویں تاکہ خدا کے فرزند اور آسمان کی بادشاہت کے وارث ٹھہرائے جاویں +

راقم۔ نیم بہاڑی

جناب ایڈیٹر صاحب۔

ہفتہ گذشتہ کے اخبار کو دیکھکر خوش ہوا۔ اب تو نورافشان کافی طور پر بڑھ گیا۔ بقول ایڈیٹر صاحب مضمونوں کے لئے بہت گنجائش ہی مینے بھی مناسب سمجھا کچھ ہدیہ ناظرین کروں خواہ وہ برگ سبز تحفہ درویش ہی ہو۔ یہہ تو لیاقت نہیں کہ دینی معاملوں اور مسئلوں پر کچھ گفتگو کروں اِلّا اِس خیال سے کہ دینی و مدلل مضمونون کے ساتھ ایک عام مفید بات کا ذکر کرنا غیر از لطف نہ ہوگا لکھتا ہوں +

کچھ عرصہ ہوا کہ جناب گورنر جنرل بہادر و الیسرائے ہند لارڈ ڈفرن نے مورل ٹکسٹ بک بنانے پر زور دیا تھا۔ اور انہیں کے احکام کے بموجب اب جا بجا مورل ٹکسٹ بک یا اخلاقی کتابیں تصنیف و تالیف ہوتی جاتی ہیں۔ میں جناب و الیسرائے ممدوح کا اس معاملہ میں مدّاح اور نہ دل سے ممنون ہوں کہ اُنہوں نے ہمارے ملک کے چال چلن پر بہت ہی غور کیا اور اسکے سدھارنے میں ساعی بھی ہوئے۔ یہہ بھی ٹھیک ہی کہ اخلاقی کتابیں بہت کچھ ہمارے چال چلن کے سدھارنے میں کامیاب بھی ہوسکتی ہیں پر ایک شرط ہی کہ نیک تعلیم نیک نمونہ کے ساتھ ہو۔ نیک بات بغیر نمونہ کے گویا جسم بیجان ہی۔ کہ باوجود ہاتھ پاؤں رکھنے کے کچھ حرکت اور نہ کام کرسکتا ہی۔ اگر ہم کسی کو کہیں یہہ کر اور وہ آپ کرکے نہ دکھائیں تو ہماری باتوں کا خواہ وہ کیسی اچھی کیوں نہ ہوں کچھ فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اکثر دیکھا گیا ہی۔ کہ لڑکے اپنے اُستادوں کا نمونہ اختیار کرتے ہیں۔ اگر انکے سامنے انکے استادوں کا اچھا نمونہ ہوا تو انکے اخلاق سنجیدہ اور حمیدہ بن سکتے ہیں۔ اگر اُستاد آپ خراب اور بدچلن ہو تو کتابیں اسکے وسیلے بہت کم فائدہ پُہنچا سکتیں۔ اور اکثر بجائے فائدہ کے نقصان۔ گورنمنٹ سکولوں میں بہت سے اُستاد اکثر اِس خیال سے کہ اچھے تعلیم یافتہ ہیں نوکر رکھے جاتے ہیں پر افسوس اُن کے چال چلن پر کم خیال کیا جاتا ہے جو کہ کم سن لڑکوں کے لئے گویا زندگی کا برباد کرنے والا اور بہت سی خرابیوں کا پیدا کرنے والا ہوتا ہی علم کسیکو اچھا نہیں بناتا۔ علم ایک طاقت ہی جسے ہم اچھے اور بُرے کاموں میں استعمال کرسکتے ہیں۔ اگر گورنمنٹ مورل ٹکسٹ بک سے طلبار کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہی تو استاد ایسے رکھے جاویں کہ اپنے نمونہ سے گویا ایک زندہ مورل ٹکسٹ بک بنیں اور شاگردوں کو خداترسی اور دینداری کیطرف رجوع کرسکیں۔ خاص کر بورڈنگ ہوس کے مہتمم وغیرہ کے چال چلن پر بہت ہی خیال رکھنا چاہیے۔ وہ ایسے ہوں کہ لڑکوں کے ساتھ ملنے جلنے سے اِنہیں نیک تاثیر پیدا کرسکیں اور اُنکے واسطے ماں باپ کی جگہہ بنیں +

راقم۔ آئی۔ سی۔ از بٹالہ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نورافشاں نمبر ۴۲

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔

سوامی دیانند صاحب کے تیسرے اعتراض کا جواب تحریر کرکے ارسال خدمت کرتا ہوں مہربانی فرماکر درج اخبار فرماویں +

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۹۱ میں سوامی صاحب انجیل متی باب ۴۔ آئت ۱۹ و ۲۰ و ۲۱۔ اقتباس کرکے یوں تحریر فرماتے ہیں۔ دوت ہوتا ہی کہ ایسے باپ ارتھات جو توریت میں دس آگیاؤں میں لکھا ہی کہ سنتان لوگ اپنے ماتا پتا کی سیوا اور مان کریں جس سے اُنکی عمر بڑھے سو عیسیٰ نے نہ اپنے ماتا پتا کی سیوا کی اور دوسروں کو بھی ماتا پتا کی سیوا سے چھڑایا۔ اسی اپرادھ سے چرنجیو نہ رہا اور یہہ بھی دوت ہوا کہ عیسیٰ نے منشوں کے پھنسانے کے لئے ایک مت چلایا ہی کہ مچھلی کے سمان منشوں کو مکت سے پھنسا کر اپنا پریوجن سادھے۔ جواب یہہ بھی سوامی صاحب کی عدم واقفیت کلام کا نتیجہ ہی کیونکہ سوامی صاحب کلام کے مطلب کو نہ سمجھکر جیسے عرب کے جاہل محمدی علی علی پکار کے لڑائی کو تیار ہوجاتے ہیں ویسے سوامی صاحب اور اُنکے پیرو وید وید پکار کے اعتراض کرنیکو تیار ہوجاتے ہیں کوئی آریہ صاحب ہماری خاطر اتنی تکلیف گوارا کرے اور ہندوستان کی گلیوں میں سوامی صاحب کو کہ وہ آواگون کے سلسلہ میں پھنسکر سیر کرتے ہونگے ڈھونڈھ اور دریافت کرکے ہمیں بتادے کہ آیات مذکورہ میں کہاں لکھا ہی کہ مسیح نے اپنی والدین کی خدمت نہیں کی اور نہ دوسروں کو کرنے دی دعویٰ بیدلیل کرنا عقلمندی سے بعید ہی۔ انجیل مقدس میں لکھا ہی مسیح تیس برس تک اپنی والدین کے تابع رہا۔ اور وہ پطرس جسکے باعث پر سوامی صاحب کا اعتراض ہی اپنے گھرانے کی خدمت اور اُنکے فرائض ادا کرتا رہا چنانچہ لوقا کی انجیل کے ۴ باب آئت ۳۸ و ۳۹ میں یوں مرقوم ہی۔ پھر وہ عبادتخانہ سے اُٹھکر شمعون کے گھر گیا شمعون کی ساس کو تپ چڑھی تھی اُنہوں نے اُسکے لئے اُس سے عرض کی تب کھڑا ہوکے اُسکی طرف جھکا اور تپ کو دھمکایا تو اُتر گئی اور اُسنے جھٹ اُٹھکے اُنکی خدمت کی۔ ویسے ہی یوحنا کی بابت بھی مرقوم ہی کہ وہ اپنے گھرانے کی خبرگیری کرتا رہا۔ چنانچہ یوحنا کی انجیل کے ۱۹ باب آیت ۲۶ و ۲۷ میں یوں لکھا ہی۔ یسوع نے اپنی ماکو اُس شاگرد کے جسے وہ پیار کرتا تھا پاس کھڑے دیکھکر اپنی

ماں کو کہا اے عورت دیکھ یہہ تیرا بیٹا پھر اُسنے اُس شاگرد کو کہا دیکھ یہہ تیری ماں اور اُس گھڑی سے وہ اُسکو اپنے گھر لے گیا۔ اور پھر مسیح اور اُسکے شاگردوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ اے بچو تم اپنے والدین کے تابع رہو جیسا کہ لکھا ہے۔ اے بچو تم اپنے ماں باپ کے ہر ایک بات میں فرمانبردار رہو کہ خداوند کو یہی پسند ہے۔ قلسیوں ۳ باب آیت ۲۰۔ اے بچو تم خداوند کے لئے اپنے ماں باپ کے تابع رہو کیونکہ یہہ واجب ہے۔ افسیوں ۶ باب آیت ۱۔ ہم اور بہت سی آیتیں پیش کر سکتے ہیں لیکن ہمارے مطلب کے لئے یہی کافی ہیں۔ اب ہم اُن الفاظ کیطرف جنکا مطلب سوامی صاحب نے غلطی سے یا دھوکھ سے خلاف بیان کیا ہے رجوع ہوتے ہیں اور وہ الفاظ حسب ذیل ہیں۔ میرے پیچھے چلے آؤ اور وہ سب کچھ چھوڑ کر اُسکے پیچھے ہو لئے۔ میرے پیچھے چلے آؤ سے یہہ مطلب ہے کہ میری پیروی کرو دُنیا کی چیزوں پر دل نہ لگاؤ بلکہ میری تعلیم پر عمل کرو اور مجھکو نجات دہندہ جانکر قبول کرو۔ اور وہ سب کچھ چھوڑ کر اُسکے پیچھے ہو لئے اس سے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اُنہوں نے مال اسباب گھر بار خاندان وغیرہ کو چھوڑ دیا نہیں بلکہ اُنہوں نے یسوع کے مقابلہ پر سب کو ہیچ جانا اُنہوں نے دنیاوی چیزوں کی نسبت روحانی چیزوں پر زیادہ دل لگایا۔ عقل بھی اس بات کو قبول کرتی ہے کہ دنیاوی چیزوں کی نسبت خدا کو زیادہ پیار کرنا چاہئے جیسا کہ خداوند مسیح فرماتے ہیں "جو کوئی ماں باپ کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لائق نہیں جو کوئی بیٹا بیٹی کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لائق نہیں جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کے میرے پیچھے نہیں آتا میرے لائق نہیں" متی ۱۰ باب ۳۷ و ۳۸ و ۳۹- آئت +

اب ہم تھوڑا سا سوامی صاحب کے حالات کی طرف غور کرینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوامی صاحب نے نہ تو اپنے والدین کی خدمت کی اور نہ خدا کی پیروی کی۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے ہوئے۔ دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ بیس برس کی عمر میں سوامی صاحب اپنے بوڑھے والدین کو چھوڑ کر گھر سے رفو چکر ہوکر مدت تک آوارہ پھرتے رہے جب اُنکے والدین کو خبر ہوئی تو محبت پدری نے جوش مارا تو وہ آکر سوامی صاحب کو گھر کو واپس لیچلے۔ لیکن سوامی صاحب کا دل ایسا سخت تھا کہ والدین کی خدمت کرنا تو یک طرف بلکہ اُنکو کچھ تسلی بھی ندی اور رات کو راستہ میں جبکہ وہ سوتے تھے ایک لوٹا ہاتھ میں لیکر پاخانہ کے بہانہ وہانسے چلدئے اب ناظرین ملاحظہ فرماویں۔ کہ جو اعتراض خداوند مسیح پر کیا ہے وہ خود سوامی صاحب پر عائد ہوتا ہے۔ اے آریہ صاحبان ایسے ہادی کی تعلیم سے مُنہہ موڑو اور سچے ہادی یعنی خداوند مسیح کی تعلیم کو قبول کرو۔ کیا دیانند جیسا آدمی جسنے اپنے بوڑھے والدین کو فریب دیا یعنی پاخانہ کے بہانہ سوتوں کو چھوڑ کر چلدیا تمہیں کیا صحیح تعلیم دیگا۔

اسے موسل ابراودھ سے جی اٹھنے کی تجویز نہ رہا۔ **جواب**۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوامی صاحب انجیل کو پڑھتے ہوئے جب وہاں پہنچے جہاں مسیح کے جی اٹھنے کا بیان ہے تو تعصب نے سوامی صاحب کی آنکھیں بند کر دیں۔ یا شاید مُندھ جا بھی گئے ہوں تو کچھ تعجب نہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ مسیح مصلوب ہوا اور دفن ہوا اور قبر میں رکھا گیا لیکن تیسرے دن مُردوں میں سے غیر فانی وجود میں جی اُٹھا پھر نہیں مریگا۔ جیسا لکھا ہے کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا پھر نہیں مریگا اور موت اُسپر اختیار نہیں رکھتی۔ رومیوں کا ۶ باب ۹- آئت پھر مکاشفات باب ۱- آئت ۱۷ و ۱۸ میں یوں مرقوم ہے اور جب میں نے اُسے دیکھا تب اُسکے پاؤں پر مُردہ سا گر پڑا تب اُسنے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھ سے کہا کہ تو مت ڈر میں اول اور آخر اور زندہ ہوں اور میں مُوا تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں۔ عالم غیب اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں۔ تفسیر خداوند مسیح نے یوحنا رسول کو اپنے ہاتھ سے طاقت بخش کے کہا کہ تو مت ڈر میں خدا ہوں جو مجسم ہوکر دنیا میں آیا تھا اور بہتوں کے گناہوں کی معافی کے لئے تیرے سامنے صلیب پر موا تھا اب دیکھ میں زندہ ہوں اور ہمیشہ تک زندہ رہونگا اور اُس موت نے جسنے تھوڑی دیر تک ایک حکمت سے مجھ پر اختیار رکھا تھا اُسکی کنجیاں بھی میرے پاس ہیں میں سب کا خالق اور مالک ہوں۔ مسیح کے جی اٹھنے کا حال کہانی نہیں ہے۔ چار دیانتدار سچے سخن گذاروں نے بعد تحقیقات اور مشاہدہ کے اُسے قلمبند کیا لاکھوں آدمی اُسکو یقین کرتے ہیں اور اس سے تسلی پاتے ہیں ضرور وہ ایک معجزہ ہے۔ لیکن ایسا معجزہ جو معتبر گواہوں سے ثابت ہو بڑے بڑے عالموں نے ہر زمانہ میں اس گواہی کو قبول کیا ہے جو تواریخی دلیلوں کی قدر اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ مسیح کے جی اُٹھنے سے ہمیں بھی جی اُٹھنے کی اُمید ہے ہم داؤد کیطرح کہہ سکتے ہیں کہ میرا دل خوش اس سبب سے ہے اور میری زبان شاد میرا جسم بھی اُمید میں چین کریگا کہ تو میری جان کو قبر میں رہنے نہ دیگا۔ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ اُنکو جو مسیح میں مر گئے ہیں خدا اُسکے ساتھ جلائیگا پر اگر تو خداوند یسوع کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لاوے کہ خدا نے اُسکو مُردوں میں سے پھر کر جلایا تو تو نجات پاویگا۔ پھر مسیح کے شاگردوں نے بھی اسی بات پر کہ اُنکا اُستاد مردوں میں سے جی اُٹھا طرح طرح کی مصیبتیں اُٹھائیں مثلاً آرے سے چیرے گئے شکنجے میں کھینچے گئے آگ میں جلائے گئے شیروں کے منہ میں ڈالے گئے وغیرہ ہم پوچھتے ہیں اگر مسیح مردوں میں سے جی نہیں اُٹھا تو کیا یہہ لوگ دیوانے تھے نہیں صاحب اُنہوں نے بعد جی اُٹھنے کے اپنے اُستاد کو آنکھوں سے دیکھا جیسا کہ لکھا ہے "یعنی ہم نے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا اور تاک رکھا اور ہمارے ہاتھوں نے چھوا اُسی کی بابت ہم تمکو خبر دیتے ہیں" پہلا یوحنا باب ۱- آیت ۱۔ "پھر دیکھا اور گواہی دی" پہلا یوحنا ۴ باب ۱۴- آیت لیکن سوامی صاحب کا منشا شاید یہہ ہوگا

کو خداوند مسیح انکو نظر نہیں آتا اسلئے کہہ دیا ہوگا کہ مسیح چر نجیو نہ رہا۔ اسکی بابت میرا جواب یہہ ہے۔ کہ جیسے اندھا آدمی کوئی چیز دیکھ نہیں سکتا ویسے وہ آدمی جسکی روحانی آنکھوں پر گناہ کا پردہ پڑا ہوا ہے روحانی چیزیں دیکھ نہیں سکتا۔ اگر سوامی صاحب یا انکے پیرو مسیح کو دیکھنا چاہتے ہیں تو اول اپنی آنکھ کا علاج یعنی انجیل پر ایمان لاویں اور مسیح کو اپنا نجات دہندہ جانکر قبول کریں تو مسیح کو روحانی آنکھوں سے دیکھیں گے اور اُسکے چرنجیو ہونیکا اقرار کرینگے۔ سوال اور یہہ بھی درست ہوتا ہے کہ عیسیٰ نے منشوں کو پھنسانیکے لئے ایک مت چلایا ہے کہ جال میں مچھلی کے سمان منشوں کو پھنسا کر حکمت سے اپنا پرلوجن سادھے۔ جواب خداوند مسیح کے فرمان کا مطلب نہ سمجھکر سوامی صاحب اپنی اُلٹی سمجھ کے موافق یہہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ چونکہ مسیح نے فرمایا ہے کہ میں تمکو آدمیوں کے مچھوے بناؤنگا۔ جاننا چاہئے کہ مچھوے لوگ کانٹا وغیرہ دریا یا جھیل میں ڈالکر مچھلیوں کو نکالتے ہیں۔ ویسے مسیح کے شاگرد بھی کلام الہٰی کا کانٹا ڈالکر جو لوگ گناہ کے دریا یا جھیل میں گرے ہوئے ہیں نکال کر ٹھکان پر کھڑا کرتے ہیں۔ لیکن بعض لوگ جیسے بیکش انسان نشہ کی حالت میں دلدل میں پھنسکر پڑا ہوا ہو اور کوئی اُسکو نکالنے کا قصد کرے تو وہ جواب دیتا ہے کہ میں بہت آرام میں ہوں۔ ویسے ہی سوامی صاحب اور اُنکے پیروں کا حال ہے + (باقی آئندہ)

راقم بوٹا سنگھ ہیڈ اسسٹنٹ روڑکی

مَنقولات

مہاراجہ دلیپ سنگھ کی چٹھی کا جواب

سلسلہ کیلئے دیکھو نورافشاں نمبر ۴۹

سپاہ کو جھونک دینا آپکی برائے نام گدی نشینی خالصہ کا تباہ ہونا راجہ گلاب سنگھ کا ملک کشمیر اُڑا لینا وغیرہ وغیرہ ایسے واقعات ہیں جن سے یہہ ثابت ہوتا ہے ع درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا۔ ہمارے گورو مہاراج کا واک ہے۔ "اُت نہ کرے نانک کرتاروں ڈرئیے"۔ یعنی کسی سے نہایت یا خیر نہیں کرنی چاہئے بابا نانک جی کہتے ہیں پرمیشر سے خوف کرنا چاہئے۔ جب یہہ گورو مہاراج کا بچن خالصہ کو بھول گیا انکا قطعی نشٹ ہوگیا مگر آپ جانتے ہیں سے بقوے کہ نیکی پسند و خدائے + وہ خسروے عادل و نیک رائے نیز پرجا کے بھاگ نیارے ہوتے ہیں اور اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا مشہور ہے یعنی تحقیق تنگی کے بعد فراخی ہوتی ہے۔ جہاں بارش کا سخت انتظار ہوتا ہے خشک سالی ہو جاتی ہے آخر کار وہاں سخت بارشیں ہوتی ہیں رحمت کی زائے معجہ رائے مہملہ میں بدل جاتی ہے یعنی اسے رحمت بنا دیتی ہے بارے خدا نے مظلوم خلقت کی فریاد سُنی۔ یعنی خالصہ حکومت کو نابود کر دیا اور اپنے فضل و کرم سے گورنمنٹ انگلشیہ کا سایہ ہما پایہ پھیلا کر کیا جس نے اپنے مسیحائی دم سے مُردہ مخلوق میں جان ڈالدی اور خشک کو ہرا کیا +

(۴) اب ہم اُن برکتوں کا مجملاً ذکر کرتے ہیں جو سرکار انگریزی کی بدولت کیا بلحاظ اخلاق اور کیا بلحاظ عمدگی انتظام و آسائش عامہ ہم پر نازل ہوئیں آپکی حکومت جاتی رہنے کے بعد کچھ دنوں ملک کا انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہوا پھر جوڈیشل کمشنر کے زیر فرمان کیا گیا ۱۸۵۷ء کے بعد نوبت لفٹنٹ گورنر اس ملک کا حاکم اعلیٰ قرار پایا اُسکے ماتحت چند قسمتیں ہر قسمت میں چند ضلعے اور ہر ضلعے میں کئی تحصیلیں بطور تقسیم انتظامی قائم کی گئیں +

ہر ایک ضلع پر ڈپٹی کمشنر معہ چند افسران انتظامی امور کے انصرام کے لئے مقرر ہوا اور چند ضلعوں پر کمشنر قسمت حاکم اعلیٰ ٹھہرا ہر ایک ضلع میں کئی تحصیلیں اور منصفیاں اور صدر مقام ضلع میں کئی عدالتیں اور بعض جگہہ آنریری مجسٹریٹ انصاف رسانی کے لئے مقرر کئے عدالت کا دروازہ ہر ادنیٰ اعلیٰ کے لئے بلا تفریق مذہب و قوم یکساں سلوک کے ساتھ کھلا ہے گویا بھیڑ یا بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں کوئی کسی پر جبر و تعدّی کرنیکا مجاز نہیں مفصّلات میں حکام کے دورے ہوتے ہیں تاکہ رعایا کے حال سے کما ینبغی خبر رہے کوئی چیز بدون ادائے قیمت کسی سے نہیں لی جاتی ملک کی حفاظت کے لئے جنگی فوج مقرر ہے مناسب موقعوں پر انکی چھاؤنیاں ڈالی گئی ہیں جنگی سڑکوں اور قلاع و برج اور انہیں تعیناتی فوج کے ذریعہ حدود ملک محفوظ و مضبوط ہیں حدود آبی کو جنگی بحری فوج سے مضبوط کیا ہے جو جہازوں پر کام کرتی ہے ملک کی ضرورتوں اور رواج اور مذہب کی پابندی کے ساتھ قوانین بنائے گئے ہیں اور بنائے جاتے ہیں تاکہ آسائش عامہ میں خلل واقع نہ ہوا نہیں سے ملک کا انتظام ہوتا ہے انہیں سے عدالتوں میں معدلت گستری ہوتی ہے ماتحت عدالت کے فیصلہ پر اطمینان نہ ہو تو روپیہ خرچ کرنے سے عدالت اعلیٰ میں اسکا اپیل ہو سکتا ہے وکیل مقدمہ میں پیرو کار کئے جا سکتے ہیں جو خود قانون سے ماہر ہوتے ہیں ہر ایک رعایا انگریزی کو اپنی مذہبی رسوم ادا کرنے کے لئے پوری آزادی حاصل ہے بشرطیکہ کسی دوسرے مذہب کی توہین یا تضحیک یا تحقیر نکی جائے ایک ہی وقت ہندو اور سکھہ اپنے شوالوں میں ناقوس بجائیں مسلمان اذان نماز دے۔ عیسائی اپنے گرجا میں گھنٹہ بجائے کوئی کسی سے تعرض نہیں کر سکتا ہر ایک کے مذہبی مکان کی عزّت کیجاتی ہے ہمارے دربار صاحب کا پاٹھہ ہر جگہہ کثرت کے ساتھ آزادانہ ہوتا ہے کتھا کیرتن کئے جاتے ہیں سویرے آسا دی وار اور سکھہ منی صاحب و جپ جی صاحب اور شام کو رہراس اور کیرت سوہیلا ہر جگہہ بلا روک ٹوک پڑھا جاتا ہے اور گورو مہاراج کی ارداس ہوتی ہے ہر ایک سکھہ سری واہگورو جی کا خالصہ سری واہگورو جی کی فتح آواز بلند خوشی و اطمینان کے ساتھ ایک دوسرے کو کہتا ہے اکثر جگہہ سنگھ سبھائیں اور خالصہ دیوان ہیں ہر ایک مذہب کے

متبرک تیوہاروں کی تعطیل منائی جاتی ہی۔ چنانچہ ہندوں مسلمان۔ عیسائیوں کے تیوہاروں کی تعطیلات کے سوائے ہمارے تیوہاروں کی بھی تعطیل سرکار نے منظور فرمائی ہی ہر ایک اپنی اپنی عبادت من مانی خوشی اور اطمینان کے ساتھ کرتا ہی یعنی موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود کوئی کسیکو نہیں پوچھتا کہ تیرے مُنھ میں کے دانت ہیں ہر ایک مذہب کی واعظ متانت کے ساتھ سر بازار کھڑے ہو کر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرتے ہیں +

اندرونی انتظام درست رکھنے کے لئے چوروں۔ اُچکّوں۔ لُچّوں۔ بدمعاشوں اور بدروییہ اور آوارہ گرد اشخاص کی فعل ضمانتیں لیجاتی ہیں ثبوت جرم پر اُنکو کوڑے لگائے جاتے ہیں یا جرمانہ و قید کی سزا دی جاتی ہی۔ باوجودیکہ اب سزائیں جاہلانہ مثل ہاتھ۔ پاؤں۔ ناک۔ کان ٹخنے کی رگ کاٹنی یا زندہ آگ میں جلانیکی قطعی سرکار نے موقوف کر دی ہی تاہم سکھ شاہی عہد سے جرایم کبیرہ میں بہت کچھ کمی آگئی ہی۔ قیدیوں سے دربدر بھیک نہیں منگائی جاتی انکے رہنے کیلئے مکان بنے ہیں اُنکی خوراک و پوشاک کا بندوبست سرکار سے ہوتا ہی بیمار ہو جائیں تو ڈاکٹر معالجہ کرتے ہیں لیکن اُنسے معمولی مشقت ضرور لیجاتی ہی جیلخانہ میں نیک چلن رہے تو سزا میں تخفیف بھی ہو جاتی ہی قاتل کو پھانسی دیجاتی ہی یا اگر نوعیت مقدمہ اور طرح ہو تو حبس دوام بعبور دریائے شور قیدیوں کو تعلیم بھی دیجاتی ہی۔ بعض جگہہ کوئی کوئی ہُنر سکھلایا جاتا ہی۔ کہ چھوٹتے ہی اپنی روٹی کمانے کے لائق ہو جائیں اگر کسیکو ایک گھنٹہ کی سزا کا حکم ہوا اور قیدی لاکھ روپیہ اسکا معاوضہ دینا چاہے تو ہرگز نہیں لیا جاتا چاہے قید اپیل میں معاف ہو جائے۔ خون بہا مطلق نہیں لیا جاتا مگر قصاص سے ۱۸۵۷ء کے بعد رعایا سے ہتھیار چھین لئے گئے اور یہہ اچھا ہوا جہلا کے پاس ہتھیار ہونا دیوانہ کے ہاتھ چھُری دینے کے برابر تھا۔ اولی الایدی مخالفتوں پر آپسمیں کٹ مرتے ہمارے اخلاق کی درستی کے لئے کثرت کے ساتھ سکول کھول دیئے ہیں اور ابھی بہت سے گورکھی کے سکول تعلیم نہاد زمینداری مدارس ملک میں جاری کئے جائینگے اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج کھول دیئے ہیں ہم میں سے جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اعلیٰ مناصب حاصل کرتے ہیں صرف خاندانی ہونا اعلیٰ مراتب پانے کے لئے کافی وجہ نہیں ہی بلکہ ساتھ ہی اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کی ہو۔ علوم کے سوائے فنون کی بھی تعلیم دیجاتی ہی جیسے ڈاکٹری۔ سکول ماسٹری۔ انجنیری۔ فارسٹ وغیرہ اصلاح رسوم وغیرہ کے لئے مجالس انجمنیں یا قومی کمیٹیاں ملک میں عام منعقد ہوتی جاتی ہیں + باقی آئندہ

یورپین اور کشمیر کی آبادی

امرتا بازار پتر کا کا یہہ خیال صحیح نہیں ہی کہ کشمیر میں اگر یورپین خاندان آکر آباد ہوا تو بیچارے کشمیریوں پر کسقدر مصیبت کے آسمان ٹوٹ پڑینگے +

بڑے افسوس کا مقام ہی کہ ہمارے ہمعصر صاحب تعصب کو چھوڑ کر اگر انصاف اور حق پسندی سے کام لیتے تو اسقدر فاش غلطی نہ کھاتے۔ یاد رہے کہ دنیا میں یونان حکمت کی جھیل سمجھا گیا ہی۔ جہاں سے حکمت و علم و ہنر کے چشموں نے پیدا ہو کر تمام ملکوں کو سیراب کیا ہی۔ رومیوں نے انگلستان میں جا کر علم و ہنر کی روشنی پھیلائی اور اُن وحشی قوموں کو جو سوسمار کھاتے اور ماندیں بنا کر رہتے اور بلوط کے پتوں سے کام لیتے اور بدن کو رنگتے تھے +

اب دیکھئے وہی قوم دنیا میں آفتاب عالمتاب کی مانند روشن دکھائی دیتا ہی۔ جو تمام اقوام پر فوق لے گیا ہی اور جانے دو امرتا بازار پتر کا اپنی چارپائی تلے سوٹا پھیر کر دیکھئے کہ بنگالی علم و ہنر سے کیا متبرا تھے بھولگئے بنگالی مشہور ہی اب یورپین کے طفیل کیسا علم و ہنر کا چرچا و تار تے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے یورپین کی بلی ہو کر یورپین کو میاؤں کرتے ہیں۔ کلکتہ میں کسقدر انگریزوں کی آبادی ہی اگر انگریز بنگالیوں کا شکار کرتے تو ایک بھی وہاں کالا کالا بنگالی نظر نہ آتا +

پھر یہہ کہنا کہ کشمیری یورپین باشندوں کی بندوقوں کا شکار ہوا کرینگے سراسر انصاف سے بعید ہی۔ علی ہذا ملک مدراس اور ملک اودھ ملک دکن اور پنجاب سندھ۔ وغیرہ ممالک کیطرف آنکھ اُٹھا کر دیکھئے گا کہ جہاں جہاں انگریزوں نے آبادی اختیار کی ہی وہ لوگ کیسے نئے سرے سے آدمی بن گئے ہیں۔ انگریزوں کی بدولت جہاں جہاں علم و ہُنر کی روشنی پھیلتی جاتی ہی وہاں جہان کی تاریکی کافور ہو رہی ہی +

ہمکو اُس سے زیادہ اپنے ہمعصر پیارے صاحب پر افسوس آتا ہی کہ اُنہوں نے امرتا بازار پتر کا کا ترجمہ بدون اپنی رائے کے ناحق لکھ مارا کیونکہ وہ تو انگریزوں کی خوبیوں سے واقف اور اُنکی نیک نیتی اور لیاقت و قابلیت اور من دوست ہونے سے آگاہ تھے پھر ایک متعصب بنگالی کے ساتھ اُنکو کونسی ہمدردی کا موقعہ ہی ہم بلا لحاظ اور طرفداری ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ سچ جانو کشمیر مردہ تھا اب انگریزوں کے یمن انفاس سے زندہ ہوا چاہتا ہی اُس ملک کے دن پھرے وہاں بھی آفتاب[*] صداقت کے طلوع ہونے سے تمام ملک آباد ہو جائیگا اور چار و نطرف علمی روشنی نظر آئیگی۔ کیونکہ ہمیشہ چراغ سے چراغ جلتا ہی۔ ایک کو دوسرے سے فیض پہنچتا ہی +

وزیر ہند جلد ۶ نمبر ۱م-

[*] نوٹ ہمنے اسکو خط جلی اس لئے لکھا ہی کہ ہمارے محاورہ میں یہہ خداوند مسیح کا ایک صفاتی نام ہی جسکے پرتو سے یورپ و امریکہ منور ہیں اور تمام دنیا اس سے نور حاصل کریگی۔ کیونکہ کشمیر جو اُسکے نام سے دور ہے ہیں آفتاب صداقت طالع ہوگا۔ ملاکی ۴-۲ ایڈیٹر

مختلف واقعات

مقام ٹرنڈو میں ایک شخص بنام ولیم گوڈ رہم جماعت میں دُعا مانگنے کے لئے کھڑا ہوا پر کھڑے ہوتے ہی پیچھے کیطرف گرا اور اُسکی روح پرواز کر گئی انسان کی زندگی کا کیا اعتبار ہے + مخزن

انگلستان میں آجکل پادری متھورا داس بوس وعظ کر رہے ہیں جب وہ علم تحصیلتے تھے اُنکا خیال تھا کہ وکالت کرینگے پر اُنہوں نے اُس کام سے ہاتھ کھینچا اور انجیل کی مبارک خدمت کو پسند کیا۔ وہ بنگالی ہیں اور چرچ مشنری سوسائٹی کیطرف سے پہلے پادری ہیں جو انگلستان کو بھیجے گئے ہیں + منہ

موضع اچھڑو میں ایک شخص کے مویشی دوسرے زمینداروں کے کھیت میں جا پڑے اور کھیت کو بہت نقصان پہنچایا زمیندار خاموش رہے اور رات کو جا کر مالک مویشی کو لاٹھیوں سے مار ڈالا ملزم گرفتار اور زیر تحقیقات ہیں +

گلاسگو کے کارخانہ قالین میں آگ لگ گئی ایک سو چالیس عورتیں جو وہاں کام کرتی تھیں جل گئیں اور ساٹھ عورتیں دب کر مر گئیں +

پولیس نے اُن چوروں کو جنہوں نے انبالہ کے گرجا گھر سے عشاء ربانی کے برتن چرالئے تھے گرفتار کر لیا +

سُنتے ہیں کہ چرچ آرمی کیطرف سے دو خدمتگذار اس سال کے آخر تک پنجاب کو انیوالے ہیں تاکہ کوڑھیوں کی خدمت کریں یہہ دین عیسوی کی خوبی ہے کہ اپنے ہمجنسوں کے لئے دل میں ہمدردی پیدا کرتا ہے۔ اریہ سماج کوڑھیوں کے لئے کب اپنی ہمدردی ظاہر کرینگے؟ +

لکھنؤ میں لیڈی کنرڈ مرحوم کی یادگاری میں ایک شفاخانہ زنانہ ہسپتال اور انڈین فیمیل نارمل اسکول مشنری سوسائٹی کیجانب سے قائم ہوگا +

فیجی کے ٹاپو میں ایک پادری صاحب ۱۸۳۵ء میں گئے تھے اسوقت اُنہوں نے اُس ٹاپو کو وحشی تند مزاج اور آدم خور لوگوں سے معمور پایا پر آج کے دِن وے لوگ جنکا شمار نوّے ہزار ہے عیسائی ہیں اتوار کو گرجا میں حاضر ہوتے خدا کا کلام سُنتے اور مسیح کی تعریف گاتے ہیں +

ناسردہ علاقہ جیپور کے راجہ صاحب معہ اپنی پاسبان اُونٹوں پر سوار جنگل میں شکار کو گئے جنکو دس بارہ قزاقوں نے آلیا پاسبان کا زیور اُتار لے گئے اور راجہ صاحب اور پاسبان اور نوکروں کی مشکیں باندھ کر ڈال گئے چوروں کا کچھ پتا نہیں +

پشکر کے میلہ میں امسال (گو کہ میلا بخوبی نہیں بھرا) بقول راجپوتانہ گزٹ بحوالہ رپورٹ سرکاری ۱۹۷۰ - آدمیوں کی جان ہیضہ سے گئی اور اجمیر میں بھی سرائت کر کے چند جانوں کو تلف کیا کہتے ہیں کہ پشکر تالاب کے پانی کو ڈاکٹر کرافنٹس صاحب سول سرجن اجمیر نے ایگزامن کیا تو معلوم ہوا کہ ایک پونڈ پانی میں ۴۲ گرین خالص پانی ہے باقی سب غلیظ ہے۔ (نور افشاں) یاتریوں کے پاپ دھوتے دھوتے پانی اسقدر غلیظ ہو گیا ہوگا +

اجمیر میں اناساگر کے کنارہ قطب صاحب کا عُرس بڑی دھوم دھام سے ہوا میر امیر علی صاحب متولّی درگاہ خواجہ صاحب اور میر امام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر منجانب صاحب سجّادہ موجود تھے۔ صوفیوں کے قیل وقال کے کیا کہنے ہیں جو صوفی پچھاڑ کھا کر گرتا تھا اُسکو چوبدار پیروں سے دھکیلتے تھے دیوان جی اور میاں متولی جی دیکھتے تھے کہ صوفیوں کی بڑی عزت ہوتی ہے کہ لاتیں کھاتے اور ٹھوکروں سے مارے مارے پھرتے ہیں معاذ اللہ منہا منہ (نور افشاں) تصوف کے بھی مزے ہیں +

تاج الاخبار ۹ نومبر لکھتا ہے کہ یہہ خرخشہ کہ انگریزوں کے ساتھ مسلمانوں کو کھانا نہ چاہیئے اُن لوگوں میں ہے جو محدود خیالات و واقفیت کے ہیں۔ اعلیٰ خیالات اور وسیع واقفیت کے اشخاص اس خرخشہ پر نگاہ تک نہیں ڈالتے اور اس مضمون آئت کو ہرگز نہیں بھولتے کہ اہل کتاب کے ساتھ بیٹھکر کھانیکی اجازت صریح قرآن میں موجود ہے۔ چنانچہ ہماری قیصرۂ ہند کے فرزند اکبر پرنس آف ویلز جو مسیحی ہیں اور اہل اسلام کے واجب التعظیم خدیو مصر نے ۴۔ نومبر کو مصر میں باہم بیٹھ کر میز پر کھانا کھایا اور یہہ ہی حال مُحرکوں کا ہے جو کوٹ پتلون برابر پہنتے ہیں یہہ طریق قابل نکتہ چینی نہیں بلکہ اہل کتاب کی باہمی اتحاد و یگانگت کے لئے صورت اعانت ہے۔ نور افشاں۔ کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے ہمنے جہانتک دیکھا یہہ ہی معلوم ہوا کہ اہل کتاب کا کھانا مسلمان زبان سے جائز بتلاتے مگر عمل سے ایسا کر کے نہیں دکھاتے نہ صرف جُہلا بلکہ اکثر علمائے مسلمانان ہند کا یہہ ہی حال ہے۔ شائد آریوں کی مانند ہاتھی کے دانت کھانیکے اور دکھلانیکے اور ہیں +

فارس میں دین عیسوی ترقّی پر ہے مغربی فارس میں ۲۰۰۰ عیسائی سے زیادہ ہیں۔ آئیندہ ترقی کی اُمید اس بات سے ہے کہ وہاں کے وطنی منّاد اور خادمان دین سرگرم اور مستعد ہیں +

حضور پرنس آف ویلز نے مصر کے دورہ میں اُس بھاری ترقّی کو تسلیم کیا جو گرنمٹ برٹن کے سایہ تلے اُس ملک میں ہوئی ہے مگر مہدیوں کی حملہ آوریوں اور امین پاشا کی ذلت کی وجہہ سے امسال انگریزوں کو ملک خالی کرنا مصلحت وقت نہیں ہے +

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

پرنس بسمارک نے انگلستان فرانس اور اٹلی کو تحریک دی ہو کہ امریکہ میں غلامی کی تجارت روکی جاوے +

جاپان کی امپیریل یونیورسٹی کے پانچ ممبران کارکن کمیٹی میں تین ممبر عیسائی ہیں +

گذشتہ سال روس میں بیبل کی ۴۰۰۰۰ جلدیں پھیلائی گئیں +

ڈاکٹر ہوریٹیس بونر مرحوم کا ایک رسالہ ایسا عام پسند ہوا کہ سات لاکھ پچاس ہزار جلدیں فروخت ہوئیں

شاہ فارس کی خاطر داری میں سرکار انگلستان کے ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ صرف ہوئے +

تار کے ذریعہ سان فرانسسکو (امریکہ) سے ہانگ کانگ (چین) کو پندرہ منٹ میں خبر پہنچ جاتی ہو +

یونیٹڈ اسٹیٹس (امریکہ) میں جب ریل گاڑی چل رہی ہو تار برقی کی خبر بھیج سکتے اور پا سکتے ہیں +

چین میں لڑکیوں کو ہلاک کرنا سخت جُرم سمجھا جاتا اور مجرم کو سخت سزا دیجاتی ہو +

۲۰ - اکتوبر کو کسی سفاک نے نوجوان ولیعہد جرمن پر گولی چلائی مگر خیر گذری +

برہما میں ڈکیتی کا زور ابھی تک رفع نہیں ہوا +

شاہ اٹلی نے روم کے پوپ صاحب کو کہدیا کہ اب آپکے مذہبی اختیارات معدوم کئے گئے +

سہارنپور - ۱۲ کی صبح کو قریب ۱۱ بجے کے ایک پولیس کنسٹیبل مسمی کھنیا ایک کنوئیں سے واقع بازار شہنشاہی مُردہ نکالا گیا - ہنوز معلوم نہیں کہ وہ کسطرح کنوئیں میں گرا - پولیس تحقیقات کر رہی ہو + ک - ب - س

زار روس نے جو سرد مہری شہنشاہ جرمنی سے ظاہر کی اسپر بحث گرم ہو +

غزل ×

از نتائج طبع منشی محمد علی زہیر - منشی شفاخانہ امرتسر

دیکھا نہ سُنا کوئی مسیحا سے زیادہ
غمخوار نہ یاور کوئی عیسیٰ سے زیادہ

فرعون زمانہ سے چھڑاتا ہو مسیحا
رہبر ہو وہ بڑھکر کہیں موسیٰ سے زیادہ

جس کلبۂ دیجور میں وہ جلوہ نما ہو
روشن ہو منور ہو وہ سینا سے زیادہ

کوئی بھی کسیکا نہیں ہمدرد جہاں میں
ہر حال میں ہر وقت مسیحا سے زیادہ

تعویذ نہ آیا کوئی ایک راست یہاں پر
اس حسرت و تنگی میں چلیپا سے زیادہ

چمکا شب یلدا میں نہ یہ ماہ فلک بھی
دو چار گھڑی اُس رُخ زیبا سے زیادہ

سب اپنے ہی مطلب کے ہیں عیار زمانہ
قیامن نہ دیکھا شہ والا سے زیادہ

ہر رنگ کے ہر طور کے چالاک تو دیکھے
مکار نہ پایا کوئی دنیا سے زیادہ

بڑھکر ہیں سکندر سے گدائے درِ دولت
مسرور ہیں بندے تیرے دارا سے زیادہ

سب دیکھ لئے جتنے اقارب و یگانے
اپنا نہ ملا کوئی مسیحا سے زیادہ

کسطرح ملے بحر جہاں میں دُرِ مقصد
جبتک نہ تجسُّس ہو تمنا سے زیادہ

جام لب جاں بخش پہ مائل ہو زہیر اب
مرغوب ہو یہ طبع کو مینا سے زیادہ

غزل ×

ای سلک کلک پھر ہو گہر بار آجکل
دکھلا دے جوہر اُسکا شہوار آج کل

شبدیز خامہ تیز ہو میدان نعت میں
کیوں سُست ہو گئی تیری رفتار آج کل -

خوبانِ دہر کس کے ہیں سب مشتری بجان
ہو گرم کس کے حُسن کا بازار آج کل

بے مثل ہو جو سارے کمال و جمال میں
دل اپنا ہو اُسی سے گرفتار آج کل

ای ذاتِ پاک عیسیٰ ذوالفضل والعطا
سائل کی عرض ہو یہہ ہی ہر بار آجکل

تاریکی دور کر کے بصارت میں بخش نور
آئے نظر مجھے تیرا دیدار آج کل -

تھے سربسر راز جو عرصہ قدم میں
ذات یسوع نے کھولے وہ اسرار آجکل

ہیکل خدا کی ہوتی ہو تعمیر دن بدن
بنیاد کفر ہوتی ہو مسمار آج کل

خطرات راہ ملک بقا ہیچ ہیں سفیر
ہو روح پاک اپنا مددگار آج کل

تصحیح

مخزن مسیحی مطبوعہ ۱۵ - نومبر کے صفحہ اخیر میں جو انگریزی میں ہمارے اخبار نور افشاں کی تشریح لکھی گئی ہو کہ وہ سولہ صفحہ تک بڑھایا گیا صحیح نہیں ہو کیونکہ نور افشاں کے پہلے آٹھ صفحے تھے اب بارہ کر دئیے گئے ہیں +

---

* شاید معترض کہے کہ یہہ دونوں شعر مثل دیگر ایشیائی شعرا کے عشق مجازی معلوم ہوتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہو خوبان دہر سے مصنف کی مراد نیک اور ایماندار لوگ ہیں جو بدل و جان مسیح کے خریدار ہیں جیسے حسن کا بازار نہ صرف آجکل گرم ہو بلکہ اُسکے ظہور سے قریب ایک ہزار برس پیشتر خوبان دہر میں سے ایک بادشاہ نے اُسکے حُسن کی تعریف میں یوں کہا کہ "تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہو تیرے ہونٹھوں میں لطف بٹایا گیا ہو اسی لئے خدا نے تجھکو ابد تک مبارک کیا" داؤد کو کہ ایک ایشیائی قدیم شاعروں میں سے تھا تاہم اُسکے سے معانی خیالات اپنے محبوب مطلوب کی نسبت غیر قوم ایشیائی شعرات کے خیالات سے مختلف

تار کی خبریں

ڈیرہ اسمعیل خان۔ ۱۳ نومبر۔ ہز ایکسلنسی والیسرائے ہز آنر لفٹنٹ گورنر۔ ہز ایکسلنسی کمانڈر انچیف معہ پارٹی کے کل ۲ بجے بعد دوپہر یہاں وارد ہونگے +

کل رات سر رابرٹ سینڈمین حضور والیسرائے کو ملنے کے لئے جو آج ٹونک سے تشریف لانیوالے ہیں یہاں پہنچے قصبہ میں حضور ممدوح کی تشریف آوری کیواسطے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تمام شہر جھنڈیوں اور محرابوں سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا ہے۔ ایک محراب پر یہہ **موٹو** لکھا ہے کہ خدا آئرلینڈ کو برکت بخشے۔ روشنی کیواسطے تمام کوچوں میں بانسوں کے ڈھانچ لگائے گئے ہیں +

پیرس۔ ۱۳ نومبر کل ایک سو اٹھاون بولنجر کے معاون گرفتار ہوئے جنمیں سے اٹھانویں رہا کئے گئے ہیں +

نمبر ۷ ایسا امر پیش ہوا کہ مرض کے روکنے کے لئے تدابیر مناسب عمل میں لائی جاویں۔ **تجویز ہوئی کہ** (الف) ایک ماہ کے لئے فروخت کھیرا و امرود و بھٹے و چھلی و ناشپاتی سہارنپوری بند کیجاوے اور یہہ کہ صرف تازہ ترکاری بکنی دی جاوے اور یہہ کہ ایک چٹھی بنام سیول سرجن بدریافت اس امر کے لکھی جاوے کہ اشیائے مندکرہ بالا میں سے صاحب موصوف کس کس چیز کو مضر صحت خیال فرماتے ہیں اور یہہ کہ اس بارہ میں عام منادی کیجاوے اور باسی موجود ترکاری ۲۴ گھنٹہ کے اندر شہر سے نکالی جاوے اور یہہ کہ وہ دہی بدبو جو دہی بھلے کے نام سے فروخت ہوتی ہے اور اشیائے ساختہ بھلے مثل پکوڑہ وغیرہ ہو ایک ماہ تک فروخت نہووے ہر ایک ممبر صاحب کو عمل درآمد رزولیوشن ہذا کے بابت ذمہ وار قرار دیا جاوے۔ اور مرزا امام الدین اسبارہ میں زیادہ توجہ سے نگرانی رکھے (ب) داروغہ صفائی کو مناسب ہے کہ معاملات صفائی شہر میں بہت کوشش رکھے (ج) چونکہ یہہ مرض جسکی چند لطا ہر شہر میں وقوع میں آگئی ہیں اسوجہسے پھیلا ہے کہ لوگ اُن مقامات سے جہاں ہیضہ پھیلا ہوا ہے شہر لودیانہ میں آتے ہیں بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ درخواست کیجاوے ایک قرانطین مقرر کرنے کے لئے یا اور کوئی مناسب طریق مقرر کرنے کے لئے حکم صادر فرماویں تاکہ ایسے لوگ بلا حصول سارٹیفکٹ صاحب سیول سرجن داخل شہر نہوں اور یہہ طریق اسوقت تک جبتک خوف مرض رفع نہوجاوے جاری رہے +

اشتہار

چھوٹے ٹھیکیداران کو اطلاع دیجاتی ہے کہ کام گھدائی سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی کا شروع ہوگیا ہے۔ اور نرخ اچھا دیا جاویگا۔ چونکہ چھوٹے ٹھیکیداران کی معہ انکی مزدوروں کے ضرورت ہے۔ اسواسطے یہہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو ٹھیکہ لینا منظور ہے تو مقام کرنال خدمت میں صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی کے حاضر ہوکر درخواست کرے +

دستخط

صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویژن نہر جمن غربی مقام کرنال

اشتہار

مطبع امریکن میتھوڈسٹ مشن لکھنؤ میں ایک ایڈیٹر کتب کی ضرورت ہے جو انگریزی اُردو یا ہندی میں بخوبی لیاقت رکھتا ہو۔ اور قلمی نسخوں کی نظر ثانی ترجمہ کرنے اور پروف پڑھنے کا کام کر سکے مسیحی ہو اور لئیق تنخواہ معقول دیجائیگی +

درخواست پادری جے۔ اے۔ مکسول صاحب کے نام بھیجنا چاہئے

لودیانہ

بڑی خوشی اور شکرگذاری کی بات ہے کہ بتاریخ ۱۶ نومبر پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب ڈی ڈی بخیریت تمام امریکہ سے فایز لودیانہ ہوئے اُن کے ہمراہ ایک نئے پادری صاحب اور دو مس صاحبان یعنی مس گیون اور مس ٹروس زنانہ مشنری لودیانہ بھی تشریف فرمائے لودیانہ ہوئے کل گرجا میں بعد ختم نماز معمولی مشنری صاحب نے چند کلمات جماعت میں کھڑے ہوکر انکی رخصت اور خیریت رسی کی نسبت بیان کئے اور شکرگذاری میں خداوند سے دُعا کی خداوندان سبھوں کے کام پر برکت بخشے +

بخار ابتک بعض باشندگان شہر کو ستا رہا ہے مگر سردی کی روز بروز ترقی ہونیسے امید ہے کہ جلد موسم صحت بخش ہوجائیگا

آریوں میں جو ایک بیوہ کا عقد ثانی ہوا تھا جسکی نسبت نور افشاں نمبر ۴۳ میں بصیغہ ایڈیٹوریل کچھ تذکرہ کیا گیا گو کہ ایک طور پر اچھا تھا مگر آریوں کے بہت گھرانوں میں بہت نوجوان بیوائیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اگر انکا عقد ثانی وے لوگ کرنے لگیں تو البتہ لوگ اُسپر خیال کرینگے اور ایسی نظیریں ہنود کے لئے اس کار خیر میں تحریک کا باعث ہونگی بیشک جبتک آریہ اپنے اقوام کو پراکٹیکل اعمال سے ثابت نکریں صرف لکچر اور وعظ سے کام نہ چلے گا۔ اُس عقد کی نسبت اکثروں کا یہہ بھی خیال ہے کہ یہہ بیل بھی منڈھے نہ چڑھیگی لوگ انجام کے منتظر ہیں +

صحت اچھی ہے۔ پیدایش ۴۲۔ اموات ۳۶۔

امریکن مشن پریس لودیانہ